السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام میرے دادا جان نے پانچ کنال آٹھ مرلے کا احاطہ مدرسے کے لئے وقف کیا تھا۔ جس کا وقف نامہ بھی موجود ہے جو کہ سوال کے ساتھ لف ہے۔ ان کی زندگی میں ہی مدرسے کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا تھا۔ اور ان کے تعمیر میں جو رقم خرچ کی جا رہی ہے وہ اشرف پیٹرول پمپ کے ساتھ کاروبار میں استعمال کی گئی تھی جو دادا جان نے ختم کر کے مدرسے کی تعمیر میں استعمال کے لئے وقف کر دی ہے۔ گواہان کی موجودگی میں اور چیک بھی ان کے حوالے کر دیئے گئے تھے۔ مدرسے کی تعمیر میں استعمال کے لئے جو رقم تین سال کے عرصے میں ہر ماہ -/Rs.35000 روپے کی قسط میں دیئے جانے ہیں۔ اور دادا جان کی وفات تقریباً ایک ہفتہ قبل ہوئی ہے اور ورثا کہتے ہیں کہ وقف شدہ احاطہ کا ملبہ اور اشرف پٹرول پمپ سے ملنی والی رقم وراثت میں تقسیم ہوگی۔ اس تفصیل کے پیش نظر چند سوالات کے جواب درکار ہیں۔

۱۔ کیا ورثا کے لئے جائز ہے کہ وہ وقف شدہ جگہ اور ملبہ کو وراثت میں تقسیم کریں؟

۲۔ سوال یہ ہے کہ دادا جان نے جو چیک ایک شخص کے سپرد کئے کہ وہ تعمیرات کا بل ادا کرتا رہے گا کیا وہ بھی وراثت میں تقسیم ہوں گے؟

(جواب منسلک ہے)

وضاحت: سائل کے دادا جان نے یہ زمین اپنی صحت کی حالت میں وقف کی تھی۔ مرض الوفات نہیں تھا۔ اور ابھی تک چیک کے ذریعے ایک قسط 36,000/ کی انکی حیات میں ہی وصول ہوئی تھی۔ پیٹرول پمپ والوں نے کہا ہے کہ ہم ایک ساتھ ساری رقم نہیں دے سکتے، قسطوں میں ادا کریں گے۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۰/۲۰۹۰

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

200
Rupees

۲۰۰
روپیہ

وقف نامہ رجسٹرڈ

منجانب:۔ حاجی عظمت علی — بحق:۔ مدرسہ عظمت العلوم نقشبندیہ مجددیہ

برقبہ۔5 کنال 8 مرلے — واقع چک نمبر 156/P

بیرون حدود کمیٹی صادق آباد

اسٹامپ ڈیوٹی -/Rs.400

منکہ حاجی عظمت علی ولد حاجی نبی بخش قوم ارائیں سکنہ چک نمبر 156/P تحصیل صادق آباد
شناختی کارڈ نمبر 31304-2114816-7
جو کہ من مقر کا رقبہ بروئے رجسٹر حقداران زمین سال 09-2008، از کھاتہ نمبر 22/22 کھتونی
نمبر 22 احاطہ نمبر 11 کل رقبہ 2 کنال کا حصہ 20/40 برقبہ منتقلہ 1 کنال و کھاتہ نمبر 24/24 من
کھتونی نمبر 24 من کل رقبہ سالم کھاتہ 6 کنال 8 مرلے میں برقبہ احاطہ نمبر 12
منتقلہ 2 کنال 4 مرلے و احاطہ نمبر 13 منتقلہ 2 کنال 4 مرلے۔ ٹوٹل رقبہ منتقلہ ہر دو
کھاتہ جات 5 کنال 8 مرلے داخلی چک نمبر 156/P تحصیل صادق آباد بیرون حدود کمیٹی
صادق آباد ملکیت مقبوضہ من مقر ہے جو کہ ہر قسم کے بار و کفالت سے پاک و صاف ہے۔ رقبہ متذکرہ بالا

Scanned by CamScanner

200
Rupees

۲۰۰

پر کوئی تحکم انتقالی نہ ہے۔ من مقر نے اپنی ملکیتی اراضی متذکرہ بالا برائے مدرسہ عظمت العلوم . نقشبندیہ مجددیہ مسلک حنفیہ وقف کردی ہے اور قبضہ متولی محمد قاسم ولد عبدالستار قوم ارائیں سکنہ گلی نمبر 111 اعظم ٹاؤن نزد آباد کراچی حال چک نمبر 156/P تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان شناختی کارڈ نمبر 42301-7838328-7 کو دے دیا ہے۔ جو اس نے قبضہ سنبھال لیا ہے۔ مدرسہ ہذا میں دینی و دنیاوی تعلیم فری میں مہیا کی جائے گی۔ بحدود اربعہ مشرق گلی مغرب گلی شمال گلی جنوب عظمت علی خود من مقر ہے۔ لہذا وقف نامہ ہذا روبرو گواہان تحریر و تکمیل کرادیا ہے کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔ تحریر 15-01-2019

گواہ شد
مقصود احمد ولد خوشی محمد قوم ارائیں
سکنہ چک نمبر 156/P تحصیل صادق آباد

العبد
حاجی عظمت علی مقر مذکور

گواہ شد
محمد کاشف مقصود ولد مقصود احمد قوم ارائیں
سکنہ چک نمبر 156/P تحصیل صادق آباد

Scanned by CamScanner

ASHRAF BROTHERS

KLP Road Sadiq Abad Phone #. 5702631-5702300

Dealers : Shell Pakistan Ltd.

VOUCHER

Rs. 35000

Date: 05 /04 /2019

Debit: چوہدری عظمت علی ولد نبی بخش	Rs.	Ps
انویسٹمنٹ رقم واپسی (فہمید حساب کتاب)	- 35000	- -
PAY CASH		
Total	- 35000	- -
Rupees: مبلغ پینتیس ہزار روپے صرف		

Accountant — Manager

Received the sum of Rs. — Signature

ASHRAF BROTHERS
PETROLEUM & CNG
K.L.P. Road Sadiqabad

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلیًا

(۱)۔۔۔سوال کے ساتھ منسلکہ وقف نامہ کی فوٹوکاپی اگر اصل کے مطابق ہے، تو مذکورہ زمین مدرسہ کیلئے وقف ہو چکی ہے، لہٰذا یہ زمین اور اس پر موجود تعمیر وملبہ وغیرہ آپ کے دادا مرحوم کے ترکۂ میراث میں شامل نہیں ہونگے اور انہیں ورثاء کیلئے ترکہ میں تقسیم کرنا جائز نہیں۔

لمافی الدر المختار(٤/ ٣٣٨)

(وعندهما هو حبسها على) حكم (ملك الله تعالى وصرف منفعتها على من أحب) ولو غنيا **فيلزم، فلا يجوز له إبطاله ولا يورث عنه وعليه الفتوى** ابن الكمال وابن الشحنة

(۲)۔۔۔سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق آپ کے دادا نے پیٹرول پمپ کے کاروبار میں لگائی ہوئی اپنی جو رقم وقف کی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ جس قدر رقم انکی زندگی میں وصول ہوئی اور مدرسہ کی تعمیر میں استعمال ہوئی، اس کا وقف تو درست تھا، لیکن جو رقم پیٹرول پمپ والوں کے ذمہ دین (قرض) ہے، اور آپ کے دادا کی حیات میں موصول نہیں ہوئی اس کا وقف درست نہیں، کیونکہ دین کا وقف درست نہیں ہوتا، لہٰذا جو رقم انکی زندگی میں موصول نہیں ہوئی، وہ ترکہ میں شامل ہوگی اور تمام ورثہ میں شرعی حصوں کے حساب سے تقسیم ہوگی، پھر ورثاء اپنی طرف سے یہ رقم وقف میں استعمال کردیں تو ان کیلئے سعادت مندی اور اجروثواب کا باعث ہوگی۔(ماخوذ من فتاوی دارالعلوم دیوبند جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۵)

ترتیب الصنوف فی احکام الوقوف لعلی حیدر افندی الحنفی،ص ۱۲۵

المادة(٢٣٢):يشترط ان يكون الموقوف عيناً،لهذا لا يصح وقف الدين الثابت فى الذمة قبل قبضه،فلو وقف احد على جهة خيرية دينه الذى هو فى ذمة احد قبل قبضه،لايصح ذالک،وكما ان لهُ ان يصرف بعد قبضه فى حياته على اموره الشخصية،فلورثته من بعده ابراء المدين من الدين او استيفائه منه واقتسامه بينهم حسب فرائضهم-

ومثله ما لو وقف احد غلة عقاره مع ابقاء رقبته كما كانت فى ملكه-

المغني لابن قدامة الحنبلي (٦/ ٣٥)

وَلَا يَصِحُّ الْوَقْفُ فِيمَا لَيْسَ بِمُعَيَّنٍ، كَعَبْدٍ فِي الذِّمَّةِ، وَدَارٍ، وَسِلَاحٍ؛ لِأَنَّ الْوَقْفَ إبْطَالٌ لِمَعْنَى الْمِلْكِ فِيهِ، فَلَمْ يَصِحَّ فِي عَبْدٍ مُطْلَقٍ، كَالْعِتْقِ.

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

الشرح الممتع على زاد المستقنع (١١/ ١٥)

وَيُشْتَرَطُ فِيهِ المَنْفَعَةُ دَائِماً مِنْ مُعَيَّنٍ يُنْتَفَعُ بِهِ مَعَ بَقَاءِ عَيْنِهِ كَعَقَارٍ وَحَيَوَانٍ وَنَحْوِهِمَا،

قوله: «من معيَّن»، ضده المبهم، فلا يصح وقفه، مثل أن يقول: وقفت أحد بيتي، فهذا لا يصح؛ لأنه مبهم غير معين..............

وقوله: «من معين» ظاهر كلامه أنه لا يصح وقف ما ليس بمعين، يعني ما لم تثبت عينه.

مثال ذلك: إنسان اشترى من شخص سيارة موصوفة، صفتها كذا وكذا، ثم أراد أن يوقفها، فهذه لا يصح وقفها؛ لأنها دين في الذمة غير معينة..............واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم.

محمد اویس
محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۵/ ذیقعدہ/ ۱۴۴۰ھ
9/ جولائی/ 2019ء

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۶/ ذیقعدہ/ ۱۴۴۰ھ
10/ جولائی/ 2019ء

مفتی

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۶/ ذیقعدہ/ ۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۵/ ذیقعدہ/ ۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۵/ ذیقعدہ/ ۱۴۴۰ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۰۹۰/۱۰
۹/۱۱/۱۴۴۰
۱۳/۷/۲۰۱۹
جامعہ دار العلوم کراچی

الجواب صحیح
[illegible]
۷/۱۱/۱۴۴۰ھ

Scanned by CamScanner